سوال

(70) کھیت میں کئی شریک ہوں تو عشر کا کیا حکم ہے۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چار اشخاص مثلاً زید، عمرو، بکر، خالد آپس میں ذی قرابت یعنی پہلے تین بیٹے اور چوتھا باپ ہے، یہ چاروں علیحدہ علیحدہ گھر والے ہیں، ہر ایک کا خرچ اپنی جمیع ضروریات بلس، مالک، وغیرہ میں علیحدہ علیحدہ ہے، لوگ ان کو چند گھماؤں زمین للہ کا شتکاری غلہ کے لیے دیتے ہیں، اب یہ چاروں ہل، بیل وغیرہ لوگوں سے عاریۃً لے کر زمین بجواتے ہیں، پھر زراعت کاٹ کر چھکرا وغیرہ زراعت کا اسباب عاریۃً لے کر اناج غلہ اٹھالیتے ہیں، اب جو غلہ ان کی محنت سے پیدا ہوا اگر چاروں کا حصہ یکجا جمع کیا جائے۔ بلا تقسیم کے تو غلہ نصاب زکوۃ کو پہنچ جاتا ہے، اور اگر ہر ایک کا حصہ علیحدہ کیا جائے، تو فرداً فرداً چاروں حصے نصاب زکوۃ سے کم رہ جاتے ہیں۔
اشخاص مذکور ہر سال غلہ اٹھاتے ہیں غلہ تقسیم کر کے اپنے اپنے گھر ڈال لیتے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی انہوں نے ایسا ہی کیا، اور نیز یادر ہے کہ ان کی یہ غلہ تقسیم حسب فرمان نبوی ﷺ: ((خشية للصدقة)) کے نہیں ہے، بلکہ غلہ مذکور مجموع نصاب سے کم رہے، تب بھی بوجہ علیحدگی خانہ داری کے تقسیم کر لیں گے، اجتماع ان کا زراعت کے کام میں ہے چاروں ملنے سے زراعت کا کام بوجہ عاریۃً لینے آلات زراعت کے جلدی طے ہو جائے گا، اور علیحدہ علیحدہ زراعت کرنے سے دقت ہوگی، بوجہ کم ہونے زمین کے تو اب آپ مہربانی کر کے جواب مدلل موافق قرآن و حدیث کے بیان فرمائیں کہ آیا ان کو غلہ مذکور جمع کر کے چاروں حصہ کو عشر نکالنا چاہیے، یا بوجہ ہر ایک حصہ نصاب زکوۃ کو نہ پہنچنے کے عشر نہ نکالنا چاہیے۔ مہربانی کر کے جلدی جواب تحریر فرما دیں، بلکہ اخبار تنظیم اہل حدیث میں شائع کر دیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ مختلف شعبوں کی اکٹھی شے کا حکم مسئلہ زکوۃ میں ایک شخص کی شے ہے، چنانچہ بکریاں وغیرہ کی حدیث اس پر دلالت کرتی ہے، ہر ایک کی بکریاں نصاب تک نہیں پہنچیں، مگر اکٹھی ہونے کی وجہ سے زکوۃ پڑ جاتی ہے۔ ((خشية للصدقة)) کو وجوب زکوہ میں کوئی دخل نہیں، بلکہ اکٹھی ہونے کو دخل ہے، اگر اکٹھی ہونے کو دخل نہ ہوتا تو صدقہ کے ڈر سے جدا کرنے کا کیا معنی؟ پس جب اکٹھی کو داخل ہوا تو صورت مسئولہ میں عشر پڑ جائے گا، خواہ ہر ایک کا حصہ پہنچے یا نہ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد7ص 152-153

محدث فتویٰ